التذکرۃ (عربی)

فی احوال الموتیٰ و امور الآخرۃ

سفرِ آخرت کی منازل

تصنیف

امام علامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر انصاری قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا غلام نصیر الدین گولڑوی

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى

اور جو اس کے پاس مومن ہو کر آئے کہ اس نے نیک کام کیے ہوں تو ایسے ہی لوگوں کیلئے بلند درجے ہیں (طٰہٰ: ۷۵)

التذکرۃ (عربی)

فی احوال الموتٰی و امور الآخرۃ

سفرِ آخرت کی منازل (مترجم)

موت، قبر، عالمِ برزخ، حشر و نشر کے احوال، شفاعت، حساب و کتاب، حوضِ کوثر، میزان، پُل صراط، جنت اور دوزخ کے بارے میں تفصیلاً، اُمّتِ مسلمہ میں ہونے والے فتنوں کا تذکرہ، امام مہدی کی تشریف آوری اور علاماتِ قیامت، ایک عظیم مفسر اور محدث کے قلم سے

تصنیف

امام علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر انصاری قرطبی رحمہ اللہ تعالٰی

المتوفی ۶۷۱ھ

ترجمہ

مولانا غلام نصیر الدین

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

تصحیح : محمد نواز نظامی، فیاض رضوی، محمد ارشاد
مطبع : روبی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
الطبع الاوّل : شعبان 1427ھ / اگست 2006ء
الطبع الثانی : رجب 1429ھ / جولائی 2008ء
قیمت : [redacted] پے

Farid Book Stall
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۳۱۲۱۷۳۔۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹
ای میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

۱۲۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمین پر قیام کرنے کی مدت‘ ان کے شادی کرنے اور ان کے ہاں اولاد پیدا ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) زمین کی طرف اتریں گے‘ شادی کریں گے‘ ان کے اولاد ہوگی اور پینتالیس (۴۵) سال (دنیا میں) ٹھہریں گے‘ پھر وفات پائیں گے‘ میرے ساتھ میرے مقبرہ میں دفن کیے جائیں گے‘ تو ہم اور عیسیٰ ابن مریم‘ ابوبکر اور عمر کے درمیان سے ایک مقبرہ سے اٹھیں گے۔ یہاں قبر سے مراد مقبرہ (قبرستان) ہے یعنی ہم دو نبی اور دو صحابہ یہاں ایک جگہ سے اٹھیں گے گو نبی‘ صدیق‘ شہید صالحین کا اجتماع ہوگا‘ سبحان اللہ وتعالیٰ۔ (ابن جوزی العرف ج ۲ ص ۸۱۴)

اور امام ابوحفص میاں جی فرماتے ہیں: روایت کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام عرب سے ایک عورت کے ساتھ نکاح کریں گے اور یہ نکاح آپ دجّال کو کیفر کردار تک پہنچانے کے بعد فرمائیں گے: آپ کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوگی‘ پھر وہ صاحبزادی آپ کے وصال سے دو سال پہلے فوت ہو جائے گی اور بیٹی کی وفات کے دو سال بعد آپ وفات پائیں گے۔

ابواللیث سمرقندی نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور کعب احبار نے اس بارے میں ان سے اختلاف کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ آپ کے ہاں دو بچوں کی پیدائش ہوگی‘ اس کا تفصیلی بیان آگے آتا ہے۔

۱۲۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر کتنی مدت تک زمین میں قیام فرما ہوں گے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ (علیہ السلام) اترنے کے بعد چالیس سال زمین میں ٹھہریں گے‘ پھر ان کو موت آئے گی اور مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے اور انہیں دفن کریں گے۔ (الطیالسی رقم الحدیث: ۲۵۴۱‘ مسند احمد ج ۲۴ ص ۸۷ من الفتح الربانی)

امام ابوداؤد طیالسی اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام علاتی (باپ شریک) بھائی ہوتے ہیں‘ ان کی مائیں الگ الگ ہوتی ہیں اور ان کا دین ایک ہی ہوتا ہے اور میں تمام لوگوں کی بہ نسبت عیسیٰ بن مریم کا سب سے زیادہ قریبی ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان میں کسی نبی کا فاصلہ نہیں ہے جس وقت تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا کیونکہ ان کا رنگ سرخی اور سفیدی کی طرف مائل ہوگا‘ وہ دو میناروں کے درمیان اتریں گے‘ ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور ان کو تری نہیں پہنچے گی‘ وہ سور کو فنا کر دیں گے‘ صلیب کو توڑ

ڈالیں گے اور پانی کی طرح مال بہائیں گے یہاں تک کہ ان کے زمانہ میں اسلام کے علاوہ تمام حکومتیں اور تمام مملکتیں ختم ہو جائیں گی اور حتیٰ کہ ان کے زمانے میں مسیح الضلالۃ (دجال) کانا کذاب بھی ہلاک ہوگا اور زمین میں امن کا دور دورہ ہوگا حتیٰ کہ شیر اونٹوں کے ساتھ چراگاہ میں پھرے گا اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیا بھیڑوں بکریوں کے ساتھ ایک ہی جگہ گھومیں پھریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور کوئی کسی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین میں قیام فرمائیں گے پھر ان کا وصال ہوگا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھ کر ان کو دفنا دیں گے اور بعض روایتوں میں ہے کہ آپ چوبیس (۲۴) سال زمین میں قیام فرما رہیں گے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے کہ: ''پھر وہ لوگوں میں سات سال ٹھہریں گے اور (اس زمانہ میں) کسی بھی دو شخصوں کے درمیان دشمنی نہیں ہوگی اس کے بعد اللہ تعالیٰ ملک شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا' آخر حدیث تک جیسا کہ صحیح مسلم کے حوالہ سے پیچھے تفصیل سے گزرا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے کہ آپ زمین میں سات سال ٹھہریں گے۔ واللہ اعلم

(مسند احمد ج ۲ ص ۳۱۹-۴۸۲، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۵۹، تفسیر طبری ج ۹ ص ۳۸۹، ابوداؤد ج ۱۱ ص ۴۵۳)

کعب احبار سے روایت ہے کہ بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال تک قیام پذیر رہیں گے اور آپ کے ہاتھ پر بکثرت خیر کا ظہور ہوگا ہر قسم کے رزق میں بڑی برکت نازل ہوگی حتیٰ کہ ایک انگور کا دانہ ایک مرد کھا کر شکم سیر ہو جائے گا اور بلکہ اس ایک دانہ انگور سے پھر بھی کچھ بچ رہے گا اور انگور کے ایک خوشہ سے خاصی بڑی جماعت اور خلق کثیر پیٹ بھر کر کھائے گی اور ایک عدد انار اتنا بھاری ہوگا کہ اونٹ بمشکل اسے اٹھائے گا اور یہاں تک کہ ایک زندہ آدمی مرنے والے کے پاس سے گزرے گا تو اس سے کہے گا: اٹھ اور دیکھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے کس قدر برکت عطا فرمائی ہے۔ اور بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام آل فلاں کی عورت کے ساتھ نکاح کریں گے اور اس عورت سے آپ کے ہاں دو بچے پیدا ہوں گے ان میں سے ایک لڑکے کا نام محمد رکھیں گے اور دوسرے کا نام موسیٰ، لوگ آپ کے ساتھ بھلائی پر اور بھلے زمانے میں ہوں گے اور یہ دور چالیس سال کا ہوگا پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی روح قبض فرمالے گا اور وہ موت کا ذائقہ چکھیں گے اور حجرہ مبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں دفن کیے جائیں گے اس کے بعد امت کے اچھے لوگ فوت ہو جائیں گے اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے اور اہل ایمان بہت قلیل تعداد میں باقی رہ جائیں گے اور اسی زمانہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد مبارک صادق آتا ہے کہ:

بدا الإسلام غريبا و سيعود غريبا كما بدأ۔

اسلام اپنے ابتدائی دور میں غریب اور اجنبی تھا اور عنقریب پھر اپنی ابتدائی حالت کی طرف لوٹے گا اور وہ غریب و اجنبی ہوگا۔

نوٹ: ایک قول یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارض مقدسہ (فلسطین) میں انبیاء کرام علیہم السلام کے مدفن

میں مدفون ہوں گے۔

فصل

ایک گروہ کا مذہب یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو تکلیف (شرعی) کو اٹھا لیا جائے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام کا اس زمانہ کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر اور نہی کرنے والے رسول ہونا لازم نہ آئے۔ مگر یہ قول مردود ہے اور اس مذہب کی تردید ایک تو ان اخبار سے ہوتی ہے جو ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ذکر کی ہیں اور اس کے علاوہ یہ مذہب اس لیے بھی مردود ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

"وخاتم النبیین" "حضور ﷺ آخری نبی ہیں"۔

اور حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "لا نبی بعدی" "میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے" اور آپ نے فرمایا: "وانا العاقب"۔ (مسند احمد ج ۱ص ۱۸۲' ج ۳ص ۳۲' ج ۴ص ۲۷۸)

اس سے مراد ہے کہ آپ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور آپ سب کے آخر میں مبعوث ہو کر سلسلہ نبوت کو ختم فرما دینے والے ہیں اور جب معاملہ یہ ہے تو پھر یہ تو ہم خیال کرنا جائز ہی نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی مکرم ﷺ کی شریعت مطہرہ کے مغائر ایک نئی شریعت کے ساتھ بحیثیت نبی نازل ہوں گے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ جب آپ آسمان سے نزول فرمائیں گے تو اس زمانہ میں آپ حضرت محمد ﷺ کے ایک متبع اور امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی خبر دی ہے کیونکہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا تھا:

اگر (میرے زمانہ مبارک میں) حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا چارہ کار نہ ہوتا۔ (مسند احمد ج ۳ص ۳۳۸۔ ۳۸۷' العقیلی الضعفاء الکبیر ج ۴ص ۲۳۲)

امام مسلم روایت کرتے ہیں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ برابر قیامت تک حق پر لڑتا رہے گا' فرمایا: عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا: آیئے! ہم کو نماز پڑھایئے تو وہ فرمائیں گے: نہیں' تم میں سے بعض' بعض پر امیر ہیں' یہ اللہ عزوجل کی طرف سے اس امت کے احترام کی وجہ سے ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ص ۱۹۳۔ ۱۹۴' مسند احمد ج ۳ص ۳۸۴' ابو عوانہ ج ۱ص ۱۰۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت محمدیہ کو برقرار رکھیں گے اور اسی شریعت کی تجدید و احیاء کے لیے مجدد کی حیثیت سے نازل ہوں گے کیونکہ یہ شریعت تمام شرائع سے آخری شریعت ہے' اس کے بعد کوئی شریعت نہیں آئے گی اور حضرت محمد ﷺ آخری رسول ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انصاف کرنے والے حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے اور جب آپ حکم اور فیصلہ کرنے والے ہوئے تو پھر اس وقت مسلمانوں کے سلطان آپ ہی ہوں گے۔

ساتھیوں کے ساتھ مل کر شکست دیں گے' یہود اس دن بھاگنے کی کوئی راہ نہیں پائیں گے اور اگر ان میں سے کوئی شخص کسی درخت یا پتھر یا دیوار وغیرہ کے پیچھے چھپا ہوگا تو وہ درخت' پتھر اور دیوار آواز دے کر عیسیٰ علیہ السلام کو خبر کردے گی کہ اے روح اللہ! میرے پیچھے ایک یہودی چھپا بیٹھا ہے اسے آ کر قتل کر دو۔ سو یا تو وہ مسلمان ہو جائے گا یا پھر اسے قتل کر دیا جائے گا' اسی طرح یہود کے علاوہ دوسرے کفار کا معاملہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی اس دھرتی پر کوئی کافر باقی نہ رہے گا۔

وجہ دوم: دوسرا احتمال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس وقت مخصوص میں آسمان سے زمین پر اتارا جانا اس وجہ سے ہو کہ ان کی موت کا وقت قریب ہو جائے گا' ان کے نزول کی وجہ دجال سے قتال کرنا نہ ہو کیونکہ کسی خاکی مخلوق پر آسمان میں اس پر موت طاری کرنا مناسب اور لائق نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا امر اسی طرح جاری ہے کہ مٹی سے پیدا ہونے والی مخلوق پر اللہ عزوجل زمین میں ہی اس پر موت کو وارد کرتا ہے' قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ○ (طٰہٰ:۵۵)

ہم نے ہی زمین سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اس سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زمین پر نازل فرمائے گا تا کہ وہ زمین میں دفن ہوں اور آپ کا زمین پر اترنا اتنی مدت کے لیے ہوگا جس میں قریب والے تو آپ کو دیکھ پائیں گے اور جو دور ہوں گے وہ آپ کے بارے میں صرف سنیں گے کہ آپ زمین پر اترے ہیں' پھر اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی روح کو قبض فرمالے گا' مؤمنین آپ کی موت کے مابعد معاملہ کے متولی ہوں گے' وہ آپ پر جنازہ کی نماز پڑھیں گے اور آپ کے کفن دفن کا انتظام کریں گے' آپ کو ان انبیاء کرام علیہم السلام کے مدفن میں دفنایا جائے گا جو آپ کی ماں حضرت مریم کی نسل سے ہوئے ہیں' وہ جگہ ارض مقدسہ (فلسطین میں) ہے' قیامت کے دن آپ انبیاء کرام کے ساتھ وہاں سے اٹھیں گے' یہ تھا آپ کے نزول کا سبب' مگر اس کے ساتھ ہی اتفاق سے ان ہی ایام میں دجال "باب لد" پر پہنچے گا' اس کے بارے میں احادیث وآثار وارد ہیں' یہ اتفاقیہ طور پر ہوگا اور دجال کے فتنہ کی چونکہ خبر پھیل چکی ہوگی اور اس کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ رب ہونے کا دعویٰ کرے گا اور مسلمانوں میں سے کوئی شخص بھی اس کے ساتھ قتال کے لیے نہیں اٹھے گا کیونکہ وہ قلت میں ہوں گے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے سب سے زیادہ حق دار ہوں گے کہ متوجہ ہوں اور آپ کے ہاتھ سے اس کی ہلاکت واقع ہوگی کیونکہ آپ ان برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور پیغمبری کے لیے چن لیا ہے اور ان پر اپنی کتاب اتاری اور ان کی والدہ مکرمہ کو اپنی نشانی بنایا ہے' اس توجیہ کے مطابق آپ کے نزول کی حکمت یہ امر ہوا جو اوپر مذکور ہوا نہ یہ کہ آپ دجال سے قتال کے لیے قصداً نازل ہوں گے۔

وجہ سوم: تیسری وجہ آپ کے اس وقت نزول کی یہ ہو سکتی ہے کہ انجیل مقدس میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا بیان موجود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا اور آپ کا قول برحق قرآن مجید میں یوں ہے:

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ (الفتح:۲۹) یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں ہے۔

تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اللہ عزوجل ان کو امت محمد ﷺ میں سے بنا دیں، پس اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کو قبول فرمالیا اور ان کو آسمان کی طرف اٹھالیا یہاں تک کہ آخر زمانہ میں آپ مجدد کی حیثیت سے زمین پر اتریں گے اور دین اسلام، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا دین جو مٹ چکا ہوگا اس کی تجدید و احیاء فرمائیں گے اور اتفاقاً اسی زمانہ میں دجال کا خروج ہوگا اور آپ اسے قتل کردیں گے، اس صورت پر ضروری ہے کہ یوں کہا جائے کہ آپ کا دجال سے قتال کرنا جائز ہے کہ اس حیثیت سے ہو کہ جس وقت وہ لوگوں کے درمیان ظاہر ہوگا اور لوگ اس کے خروج کے بعد اس کے پیدا کردہ فتنوں میں پھنسے ہوئے ہوں گے سب پر جہاد فرض عین ہو جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان ہی میں سے ایک فرد ہوں گے تو یہ فرض جس طرح دوسروں پر عائد ہوگا آپ پر بھی لازم ہوگا، اس لیے آپ اس کے مقابلہ کے لیے کھڑے ہوں گے اور وہ ہمارے نبی مکرم ﷺ کے پیروکاروں میں شامل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے سب کچھ ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں دفن ہوں گے؟

اس بارے میں اختلاف ہے، امام حلیمی نے ایک قول یہ نقل کیا ہے کہ آپ ارض مقدسہ مین دفن ہوں گے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدفون ہوں گے جیسا کہ ہم نے اس کے متعلق اوپر متعدد احادیث ذکر کی ہیں۔

فصل

لفظ ''مسیح'' کے کیا معنیٰ ہیں؟ حافظ ابوالخطاب ابن دحیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ''مجمع البحرین'' میں لفظ ''مسیح'' کے بارے میں تیئس (۲۳) مختلف اقوال ذکر کیے ہیں۔

ابن دحیہ نے کہا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ مجھ سے قبل کسی شخص نے جو دنیا بھر میں گھوما ہوا ہے، اس نے سفر کیے اور اس کی مختلف اصحاب علم افراد سے ملاقات رہی، ان اقوال کو اکٹھا یکجا کہیں بیان کیا ہے (یعنی یہ توفیق صرف اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشی ہے۔ والحمدللہ علی ذلک)۔

۱۳۰-لفظ ''مسیح'' کی تحقیق میں تیئس اقوال کا بیان

پہلا قول:

اس کی اصل کے بارے میں ہے کہ ''مسیح'' اصل میں مسیح بروزن مفعل سین کے سکون اور یاء کے کسرہ کے ساتھ تھا پھر یاء کی حرکت نقل کر کے سین کو دے دی اور یاء کو ساکن کر دیا کیونکہ یاء پر اہل عرب کے نزدیک کسرہ ثقیل اور گراں ہوتا ہے۔